امام ربیعؒ بن صبیح بصریؒ

جناب عبدالرشید عراقی

سرزمینِ ہند میں جن اکابرینِ اسلام نے علم و عمل کی قندیلیں روشن کیں ۔ ان میں زمرۂ تبع تابعین میں دو ممتاز شخصیتوں کے نام ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک اسرائیل بن موسیٰ بصری ہیں اور دوسرے ربیع بن صبیح بصریؒ ہیں۔

ربیع بن صبیح بصریؒ کا وطن بصرہ تھا۔ اور قبیلہ بنو سعد بن زید کے آزاد کردہ غلام تھے۔۱ ربیع بن صبیحؒ نے جب ہوش سنبھالا تو اس وقت بصرہ اسلامی علوم و فنون کا مرکز تھا۔ اور امام حسن بصریؒ (م ۱۱۰ ھ) نے علم کی شمع روشن کی ہوئی تھی۔ امام حسن بصریؒ نہ صرف علم و فضل میں یکتائے روزگار تھے۔ بلکہ شجاعت و شہامت میں بھی یگانۂ زمن تھے۔ امام ربیع بن صبیح بصریؒ نے امام حسن بصریؒ سے جملہ علومِ اسلامیہ میں استفادہ کیا۔ امام حسن بصریؒ کے علاوہ دوسرے علمائے اسلام سے بھی امام ربیع بن صبیحؒ نے اکتسابِ فیض کیا۔۲

آپ کے تلامذہ میں ایسے ائمہ کرام کے نام ملتے ہیں جو اپنے علم و فضل ' عدالت و ثقاہت اور حفظ و ضبط میں یکتائے روزگار تھے۔ مثلاً امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ ھ) امام ابوداؤد طیالسیؒ (م ۲۰۴ ھ) امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ ھ)' امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۶ ھ)۔۳

تمام اربابِ سیر اور تذکرہ نگاروں نے امام ربیع بن صبیحؒ کے علم و فضل اور اوصاف و کمالات کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ ھ) لکھتے ہیں :

کان عابدا و مجاهدا ۔۴ وہ عابد اور مجاہد تھے۔

ان کی ثقاہت و عدالت پر بھی علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ ھ) کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں ۔ کہ میں نے اپنے والد امام احمد حنبلؒ سے ربیع بن صبیحؒ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا:

لا باس بہ رجل صالح ۵۔ "ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، نیک آدمی ہیں"۔
امام ربیع بن صبیحؒ کی زندگی کے آخری سال مجاہدانہ سرگرمیوں میں بسر ہوئے جس کی بنا پر محدثین کرامؒ نے اصول روایت و درایت اور جرح و تعدیل کی رو سے ان میں کچھ کمی محسوس کی۔ اور ان میں کچھ جرح بھی کی ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

> ربیعؒ بہت بڑے غازی تھے اور جب وہ متنِ حدیث سے غیر متعلق شخص کی تعریف کرتے تو اسے ختم ہی کر دیتے تھے۔۶

امام احمد بن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) نے ان کے بارے میں جو ریمارکس دیئے ہیں۔ ان کو حافظ ابنِ حجرؒ (م ۸۵۲ھ) نے تہذیب التہذیب میں بایں الفاظ نقل کیا ہے:

> بلاشبہ حدیث ان کا فن نہ تھا۔ انھیں روایت حدیث میں وہم بہت زیادہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ غیر شعوری طور پر ان کی حدیث منکر ہوجاتی تھی۔ ان کے منفرد ہونے کی حالت میں ان کی روایت کو دلیل بنانا پسند نہیں کرتا۔ ۷۔

تاہم امام ابن حبان (م ۳۵۴ھ) نے ان کے زہدوورع اور تضرع و الحاح کا اعتراف کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

> ربیعؒ بصرہ میں سب سے زیادہ عبادت گذار اور صاحبِ ورع تھے کثرت تہجد کی بنا پر ان کا گھر شب میں شہد کی مکھی کا چھتہ بن جاتا تھا۔ ۸۔

امام ربیع بن صبیحؒ جہاں علم و فضل میں منفردِ حیثیت کے مالک تھے۔ شجاعت و بہادری میں بھی ضرب المثل تھے۔ ان کی علمی سرگرمیوں کا مرکز بصرہ کے قریب ایک قصبہ آباوان تھا۔ علامہ بلاذریؒ (م ۲۷۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

> ربیع بن صبیح بصریؒ نے بصرہ کے عوام سے چندہ وصول کر کے آباوان کی قلعہ بندی کی۔ اور اس کی مرابطت کی خدمت انجام دی۔

اسلامی علوم و فنون کو جن ائمہ کرام نے سینوں سے سینوں میں منتقل کیا۔ ان میں امام ربیع بن صبیحؒ کو شرفِ اوّلیت حاصل ہے۔ اور ان کو اسلام میں سب سے پہلے مصنف کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ صاحبِ کشف الظنون حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبداللہؒ (م ۱۰۶۷ھ) لکھتے ہیں:

> قیل ھو اول من صنف و بوب فی الاسلام ۹۔ کہا گیا کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں تصنیف کی اور ابواب قائم کئے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ ھ) لکھتے ہیں:

ربیع بن صبیحؒ ان بزرگوں میں تھے' جنہوں نے احادیث کے منتشر اوراق کے یکجا کرنے میں سب سے پہلے حصہ لیا تھا۔۱۰

۱۵۹ ھ میں خلیفہ مہدی کے حکم سے جو فوج ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی ' اس میں ربیع بن صبیح بصریؒ بھی شامل تھے۔ اسلامی فوج نے بھاڑ بھروت (گجرات کاٹھیاواڑ) کا محاصرہ کیا۔ اور آخر شدید جنگ کے بعد اسلامی فوج نے فتح حاصل کی۔

ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی رفیق دارالمبلغین اعظم گڑھ لکھتے ہیں:

اس جنگ میں ربیع بن صبیحؒ نے اپنے زیر قیادت رضاکاروں میں جہاد کا جوش اور ولولہ پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی جوش اور جذبۂ شہادت کا نتیجہ تھا کہ مجاہدین کے سیلِ رواں اور ان کے پرجوش حملوں کے سامنے آنے والی طاقت چور چور ہو گئی۔۱۱

بھاڑ بھروت کی فتح کے بعد ربیع بن صبیحؒ نے ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔ علامہ ابن سعدؒ (م ۲۳۰ ھ) لکھتے ہیں:

خرج غازیا الی الهند فمات فدفن فی جزیرة من الجزائر بسنته ۱۶۰ ھ فی اول خلافته من اهل البصر کان معه۱۲۔

وہ ہندوستانی غازی کی حیثیت سے آئے۔ اور وہیں انتقال فرما کر ۱۶۰ ھ میں کسی جزیرہ میں مدفون ہوئے۔ وہ مہدی کی ابتدائی خلافت کا زمانہ تھا۔ یہ تفصیل مجھے بصرہ کے ایک شخص نے بتلائی جو جنگ میں ان کے ساتھ شریک تھا۔

علامہ ابن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ ھ) لکھتے ہیں:

و توفی و غمازة فی الرجعته بالبحر الربیع بن الصبیح البصری۔۱۳۔

جنگ میں بحری راستے سے واپسی کے وقت ربیع بن صبیح بصریؒ کا انتقال ہوا۔

۱۰۔ ابن حجر (م ۸۵۲ ھ) تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۴۷

۱۱۔ کتاب الجرح و التعدیل ج ۱ ص ۴۶۳

۱۲۔ کتاب الجرح و التعدیل ج ۱ ص ۴۶۳

۱۳۔ تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۴۸

باقی ص ۵۹ پر